

غزوات النبی ﷺ

ان شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست



۱. غزوہ وڈان یا الہواء
۲. غزوہ بواط
۳. غزوہ سفوان
۴. غزوہ دى العشيرة
۵. غزوہ بدر عظمیٰ
۶. غزوہ بنی قینقاع
۷. غزوہ سوویق
۸. غزوہ قرقرۃ الکدر
۹. غزوہ غطفان
۱۰. غزوہ بجران یا بنی سلیم
۱۱. غزوہ احد
۱۲. غزوہ حراء الاسد
۱۳. غزوہ بنی النضیر
۱۴. غزوہ بدر الموعد
۱۵. غزوہ ذات الرقاع
۱۶. غزوہ دومة الجندل
۱۷. غزوہ المر یسیع یا بنی مصطلق
۱۸. غزوہ الاحزاب یا خندق
۱۹. غزوہ بنی قریظہ
۲۰. غزوہ بنی لحیان
۲۱. غزوہ غابکہ یا قرد
۲۲. غزوہ یاصلح حدیبیہ
۲۳. غزوہ خیبر
۲۴. غزوہ فتح مکہ المکرمہ
۲۵. غزوہ حنین یا ہواذن
۲۶. غزوہ کائف
۲۷. غزوہ تبوک

ترتیب و تدوین

سید قادیان ابو محمد الطیبی

بکارت المیدہ

۷۶۶ سیکٹر ۱۱-ا نارتھ کلچی

0345-2373519

021-5434115

[illegible]

شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست

①

شہداء غزوہ بدر کے نام

۱	حضرت مجب بن صالح (پیلے شہید) غلام عمرو بن خطاب	مہاجر
۲	حضرت عبید بن حارث بن مطلب (پیلے بڑے بولے)	مہاجر
۳	حضرت عمیر بن ابی وقاص بن ایسب (عمروہ سال تھی)	مہاجر
۴	حضرت عاقل بن بکیر بن عبد لیل اللہی	مہاجر
۵	حضرت عمیر بن عبد عمیر بن فضلہ (ڈوٹا لیل عمرو بن نھلہ)	مہاجر
۶	حضرت عوف بن عفرہ	انصاری
۷	حضرت حارث بن سراقہ بن حارث	انصاری
۸	حضرت معوذ بن عفرہ	انصاری
۹	حضرت یزید بن حارث یا حارث بن قیس بن مالک	مہاجر
۱۰	حضرت رافع بن المعلیٰ بن لوذان	انصاری
۱۱	حضرت عمار بن زیاد بن سلیم بن رافع	انصاری
۱۲	حضرت سعد بن خثیمہ انصاری	انصاری
۱۳	حضرت عمیر بن حمام بن جوح بن زید بن حرام	انصاری
۱۴	حضرت ہبش بن عبد المذربن زبیر بن زید (بشر) حقیقتی	انصاری

شہداء غزوہ سویق

۱	حضرت معید بن عمرو	انصاری
۲	حلیف معید بن عمرو (نام نہیں معلوم)	

شہداء احد

۱	حضرت حمزہ بن عبد المطلب سید الشہداء	مہاجر
۲	حضرت عبد اللہ بن جحش اسدی	مہاجر
۳	حضرت شام بن عثمان بن زید خزومی	مہاجر
۴	حضرت مصعب بن عمیر	مہاجر
۵	حضرت انس بن نظر نجاری	انصاری
۶	حضرت انیس بن قنادہ بن ربیعہ	انصاری
۷	حضرت ابو ہبیرہ بن حارث بن عاتکہ نجاری	انصاری
۸	حضرت اوس بن ارقم بن زین خزومی	انصاری
۹	حضرت ایاس بن اوس بن عتیک الاشہلی	انصاری
۱۰	حضرت اوس بن ثابت مزنی	انصاری
۱۱	حضرت رفاعہ بن وقش بن زعبہ الاشہلی	انصاری
۱۲	حضرت ثابت بن وقش الاشہلی	انصاری
۱۳	حضرت عمرو بن ثابت بن وقش	انصاری
۱۴	حضرت مسلمہ بن ثابت بن وقش	انصاری

۱۵	حضرت ثابت بن عمرو بن زید نجاری	انصاری
۱۶	حضرت ثابت بن وداح	انصاری
۱۷	حضرت ثعلبہ بن سعد بن مالک سعدی	انصاری
۱۸	حضرت ثقیب بن فروہ بن بدن سعدی	انصاری
۱۹	حضرت حارث بن اوس بن معاذ الاشہلی	انصاری
۲۰	حضرت عمرو بن معاذ الاشہلی	انصاری
۲۱	حضرت حارث بن انس بن رافع الاشہلی	انصاری
۲۲	حضرت حارث بن عبد اللہ بن سعد بن عمرو خزرجی	انصاری
۲۳	حضرت حارث بن ثابت بن سفیان خزرجی	انصاری
۲۴	حضرت حارث بن عمرو بن ساعدہ	انصاری
۲۵	حضرت حبیب بن زید بن قیس بن یحییٰ	انصاری
۲۶	حضرت حذافہ بن ابی عامر اوسی	انصاری
۲۷	حضرت خارجہ بن زید بن ابو زبیرہ خزرجی	انصاری
۲۸	حضرت سعد بن ربیع خزرجی	انصاری
۲۹	حضرت جناب بن قیس بن عمرو الاشہلی	انصاری
۳۰	حضرت صفی بن قیس بن عمرو الاشہلی	انصاری
۳۱	حضرت خثیمہ بن حارث بن مالک اوسی	انصاری
۳۲	حضرت ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ زرقی	انصاری
۳۳	حضرت رافع بن مالک بن نجیلان زرقی	انصاری
۳۴	حضرت رافعہ بن مولیٰ غزیہ بن عمرو	انصاری
۳۵	حضرت رافع بن عمرو بن زید خزرجی	انصاری
۳۶	حضرت سعد یا سعید بن سید خدری	انصاری
۳۷	حضرت سہل بن عدی بن زید الاشہلی	انصاری
۳۸	حضرت سہل بن قیس بن ابی کعب	انصاری
۳۹	حضرت سمیع بن حاطب بن قیس اوسی	انصاری
۴۰	حضرت سویق بن حاطب بن حارث بن حاطب	--
۴۱	حضرت حمزہ بن عمرو (بشر) حلیف خزرج	--
۴۲	حضرت عبد اللہ بن جبیر بن وہب بن ثعلبہ	انصاری
۴۳	حضرت عبد اللہ بن عمرو بن وین بن ثعلبہ سعدی	انصاری
۴۴	حضرت عبد اللہ بن مجذربن زیاد بلوی	(حلیف انصاری)
۴۵	حضرت عبادہ بن خثیمہ بن عمرو بن زمزہ	
۴۶	حضرت نعمان بن عبد عمرو بن مسعود	
۴۷	حضرت عامر بن لسیہ بن زید بن خثیمہ	انصاری

(2)

۷	حضرت منیث بن عبید بن ابی ایاس بلوی
۸	حضرت خالد بن کبیر بن عبد البکر اللبیدی علماء سیر نے شہداء رجب کی تعداد پچھنچی ہے حسان بن ثابت کے اشعار میں بھی چھ نام ملتے ہیں۔ بخاری میں ان کی تعداد دس بتائی گئی ہے ان میں سے آٹھ کے نام ملتے ہیں

برمعو نہ

حضرت انس بن مالکؓ نے ۷۰ بیان کی مگر یہ چند نام ملتے ہیں۔

۱	حضرت منذر بن عمرو بن خنیس ساعدی	انصاری
۲	حضرت حکم بن کیاہ (غلام ہشام مخزومی)	
۳	حضرت حرام بن ملکان بن مالک بن خالد	انصاری
۴	حضرت سلیم بن ملکان بن مالک بن خالد	انصاری
۵	حضرت حارث بن صمد نجاری	انصاری
۶	حضرت ثابت بن خالد نجاری	انصاری
۷	حضرت عامر بن فہیرہ (ابو بکر کے غلام تھے)	
۸	حضرت عروہ بن ساء بن صلت	بنی سلیم
۹	حضرت عازر بن ماض بن قیس بن خلدہ	انصاری
۱۰	حضرت معاذ بن ماض بن قیس بن خالدہ	انصاری
۱۱	حضرت مسعود بن قیس بن خالد	انصاری
۱۲	حضرت سفیان بن ثابت	انصاری
۱۳	حضرت مالک بن ثابت	انصاری
۱۴	حضرت سفیان بن حاطب بن امیہ	انصاری
۱۵	حضرت بکر بن عامر بن ثقف	انصاری
۱۶	حضرت سعد بن عمرو بن ثقف	انصاری
۱۷	حضرت طفیل بن سعد بن عمرو بن مسعود الاشہلی	انصاری
۱۸	حضرت بکر بن عمرو بن ثقف	انصاری
۱۹	حضرت قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود الاشہلی	انصاری
۲۰	حضرت منذر بن محمد بن عقبہ	انصاری
۲۱	حضرت نافع بن بدیل بن ورقہ	بنو سہم
۲۲	حضرت انس بن معاویہ	بنو عمر و بن مالک
۲۳	حضرت ابی بن ثابت بن منذر	
۲۴	حضرت ابی معاذ بن انس	انصاری
۲۵	حضرت اخو معاذ بن انس (ابی معاذ کے بھائی)	انصاری
۲۶	حضرت مسعود بن خلدہ بن عامر زریق	انصاری

صحیح بخاری میں صرف ۲۶ کے نام ملتے ہیں

۲۸	حضرت عبید (عقیق) بن تیہان بن مالک	
۲۹	حضرت یسار۔ آزاد کردہ غلام	
۵۰	حضرت عبید بن موسیٰ بن نووان بن حارث	انصاری
۵۱	حضرت عباس بن عبادہ خزرجی	انصاری
۵۲	حضرت عامر بن محمد بن حارث	انصاری
۵۳	حضرت عمرو بن مطرف بن عاتقہ	
۵۴	حضرت عمرو بن ایاس	
۵۵	حضرت عتبہ بن ربیع بن رافع خدری	انصاری
۵۶	حضرت عباد بن بکر بن خرمہ الاشہلی	انصاری
۵۷	حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام السلمی خزرجی	انصاری
۵۸	حضرت عمرو بن جموح بن زید بن حرام	انصاری
۵۹	حضرت خدا بن عمرو بن جموح (غلام)	انصاری
۶۰	حضرت ابویمن (غلام)	انصاری
۶۱	حضرت عمارہ بن زیاد بن سکن بن رافع الاشہلی	انصاری
۶۲	حضرت یزید بن سکن	انصاری
۶۳	حضرت عمرو بن قیس بن زید بن قیس	انصاری
۶۴	حضرت قیس بن عمرو بن سواد بن مالک	انصاری
۶۵	حضرت قیس بن محمد بن ثعلبہ بن صخر مازنی	انصاری
۶۶	حضرت مالک بن سنان (ابو سعید خدری کے والد)	انصاری
۶۷	حضرت نوافل بن ثعلبہ خزرجی	انصاری
۶۸	حضرت یزید بن حاطب بن عمرو الاشہلی	انصاری
۶۹	حضرت وہب بن قباؤس	
۷۰	حضرت حارث بن عتبہ بن قباؤس	
۷۱	حضرت حسیل بن یمان بن جابر الحمصی القطبی یہ حضرت حذیفہؓ کے والد ہیں غلطی سے مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔	

شہداء یوم الرجب

۱	حضرت مرثد بن کعبان حصین غنوی	مہاجر
۲	حضرت خبیص بن عدی انصاری	انصاری
۳	حضرت عاصم بن ثابت ابن ابوالفضل قیس	انصاری
۴	حضرت زید بن وشدہ بياضی	انصاری
۵	حضرت زید بن مزین بياضی	انصاری
۶	حضرت عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی	

(3)

شہداء خیبر

۱	حضرت اوس بن حبیب	انصاری
۲	حضرت اوس بن فاکہ (یا فاکہ) اوس	انصاری
۳	حضرت اوس بن عازر	
۴	حضرت اسلم (شاید نام کی گڑبڑ ہوگئی ہو واقعہ ایک ہی تھا) ☆	
۵	حضرت ثابن بن واثلہ	انصاری
۶	حضرت حارث بن حاطب	انصاری
۷	حضرت رفاع بن سرح	الاسدی
۸	حضرت ربیعہ بن اسلم بن سرحہ	الاسدی
۹	حضرت سلیم بن ثابت بن قش بن زعبہ	
۱۰	حضرت عامر بن اکوع (سان)	
۱۱	حضرت عبداللہ بن ابوامیہ بن وہب	بنو اسد
۱۲	حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابیب	معدی للین
۱۳	حضرت عدی بن مرہ بن سراقہ بن خیاب	انصاری
۱۴	حضرت عرہ بن مرہ بن سراقہ	انصاری
۱۵	حضرت عمارہ بن عقبہ	بنو عصار
۱۶	حضرت ابوشیان بن حارث بن قیس	انصاری
۱۷	حضرت عمیر بن ثابت اوی	انصاری
۱۸	حضرت مسعود بن سعد بن عامر بن عدی	انصاری
۱۹	حضرت محمود بن مسلمہ	انصاری
	☆ اسود راعی - یہود کے چرواہے تھے اسلام لائے اور فوراً جنگ پر گئے اور شہید ہوئے۔ (تقی عثمانی جہاں دیدہ)	

سریاء جرہ

۱	حضرت مرداس بن ہبلیک	بنو قہارہ
---	---------------------	-----------

سریاء ابن ابی العرجاء

۱	حضرت حرم بن ابی العرجاء	
---	-------------------------	--

شہداء طلحہ ۸ ہجری

۱	حضرت کعب بن عمیر غفاری اس سریاء کے سردار تھے	انصاری
	اس سریاء میں پندرہ مجاہدین کو روانہ کیا گیا تھا۔ دشمن کے سامنے اسلام پیش کیا گیا۔ تو جواب تیروں کی صورت میں ملا۔ چودہ شہید ہوئے ایک بچہ بقول ابن اسحاق سارے شہید ہو گئے۔	

شہداء مرسیع

۱	حضرت ہشام بن صہبہ اللیشی (مسلمان کے ہاتھ غلطی سے شہید ہوئے)	مہاجر
---	---	-------

شہداء خندق

۱	حضرت انس بن اودی بن عتیک بن عمرو الاشہلی	انصاری
۲	حضرت عبداللہ بن سہل بن زید	انصاری
۳	حضرت ثعلبہ بن عتہ بن عدی	انصاری
۴	حضرت طفیل بن مالک بن نعمان	انصاری
۵	حضرت کعب بن زید بن قیس بن مالک	انصاری
۶	سعد بن معاذ بن نعمان الاشہلی	انصاری

شہداء بنو قریظہ

۱	حضرت خلاو بن سوید بن ثعلبہ	انصاری
۲	حضرت سنان بن محسن (دوران محاصرہ انتقال ہو گیا)	انصاری
۳	نام نہیں ملا زرفانی میں لکھا ہے۔	

شہداء غزوہ غابہ

۱	حضرت ذر بن ابوزر غفاری	انصاری
۲	حضرت مخزوم بن نضالہ	بنو اسد
۳	حضرت وقاص بن مخزوم	بنو مدیج

شہداء ذی القصہ

۱	حضرت سلمان بن سلامت بن قش الاشہلی	انصاری
۲	حضرت حارث بن اوس بن معنی بن لؤذان محمد بن مسلمہ کی سرداری میں دس صحابہ کی ایک جماعت روانہ کی گئی۔ رات کے اندھیرے میں ان کو گم کر دیا صرف محمد بن مسلمہ زخمی ہو کر مدینہ منورہ آئے۔ ناموں کی تفصیل نہیں ملی صرف دو نام ملے۔ (حقیق الختوم)	انصاری

شہداء سریاء الوادی القرئی

میں نو صحابہ شہید ہوئے ہیں۔ صرف تین بچ گئے

۱	حضرت دروین مرداس (صرف ایک نام رحمت الماعلین میں ملا ہے۔)	
---	--	--

شہداء غزینہ (سریاء)

۱	حضرت ایسار نوئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے	
---	--	--

شہداء غزوہ وادی القرئی

۱	حضرت مدعم حبشی غلام	حبشہ
---	---------------------	------

(4)

۲	حضرت حباب بن جبیر	
۳	حضرت علف بن حباب بن جبیر (حلیف بنو امیہ)	
۴	حضرت صلیح بن عبداللہ بن حارث اللہی	مہاجر
۵	حضرت رقیم بن ثابت	انصاری
۶	حضرت ثابت بن اترع	انصاری
۷	حضرت سعید بن سعید بن عاص بن امیہ	قریشی
۸	حضرت عبداللہ بن ابوامیہ بن نفیرہ	مہاجر
۹	حضرت عبداللہ بن حارث بن عبدالمطلب	مہاجر
۱۰	حضرت سائب بن حارث بن قیس بن عدی	مہاجر
۱۱	حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ	مہاجر
۱۲	حضرت عبد بن قوال بن قیس بن قش بن ثلبہ	مہاجر
۱۳	حضرت منذر بن عبد بن قوال	انصاری

عبداللہ بن قیس بن ثلبہ ہونے مگر مقامات غزوات و سریات کے تعین میں اختلافات ہیں۔

۱	حضرت قرعہ بن عتبہ	انصاری
۲	حضرت مالک بن خلف بن عمرو الخزاعی	مہاجر
۳	حضرت خیر بن (یہودی عالم تھے اسلام لائے اور شہید ہوئے مال کی وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کر دی تھی۔ غزوہ احد میں)	بنو نضیر
۴	حضرت ثابت بن نعمان بن امیہ ابوحدہ	
۵	حضرت ہبل بن روی بن قش بن زعہ (واقندی کہتے ہیں کہ غزوہ احد میں شہید ہوئے)	
۶	حضرت یزید بن سعید الکندی والد سائب	
۷	حضرت بشر بن براء عمروانصاری (زہریلا گوشت کھانے سے خیر میں انتقال کر گئے۔ مگر تعین نہیں کیا گیا)	
۸	حضرت مسعود بن خلدہ	انصاری
۹	حضرت عبداللہ بن سعید بن العاص بن امیہ	مہاجر
۱۰	حضرت مسعود بن الاسود بن حارثہ	مہاجر
۱۱	ہبار بن سفیان بن عبد الاسد الخزومی	مہاجر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اجمعین

اللہ تعالیٰ یہ نام مختلف کتابوں سے تلاش کئے گئے ہیں۔ راویوں کے روایات میں کچھ نہ کچھ اختلافات ہیں لیکن پھر بھی ہمارے کارکنوں کی تحقیقات، کوششوں اور کوششوں نے ہمارے لئے آسانی فرمادی۔ اللہ رب العزت ان کے اس کام پر ثواب جاری ہمیشہ جاری ہوا رہے۔ آمین۔ اسلام ایک سمندر ہے قیامت تک اس تحقیق کے کام میں لوگ غرق رہیں تب بھی سونے کی کوک پر پانی کے صدق ہوگا اگر اس میں فاطمی نظر آئے تو اصلاح کا پہلو ہمیشہ کھلا ہے اور کھلا ہی رہے گا۔ اطوار سے ممنون و مخلص ہوگا۔ (ابو محمد الطوسی)

شہداء موت

۱	حضرت حارث بن غیر الازدی یہ سفیری حیثیت سے گئے تھے اور قتل کر دیے گئے۔ یہی بات جنگ کا سبب بنی۔	
۲	حضرت زید بن حارثہ بن شریل الکھی (غلام رسول)	
۳	حضرت جعفر الطیار ابن ابی طالب	مہاجر
۴	حضرت عبداللہ بن رواحہ ثعلبہ بن خزرجی	انصاری
۵	حضرت جابر بن ابی صعصعہ مازنی	انصاری
۶	حضرت ابولکاب بن ابی صعصعہ مازنی	انصاری
۷	حضرت سراقہ بن عمرو بن عطیہ نجاری	انصاری
۸	حضرت عبادہ بن قیس بن عید	انصاری
۹	حضرت وہب سعد ابن ابی سرح العامری	مہاجر
۱۰	حضرت مسعود بن سوید بن حارثہ العدوی	مہاجر
۱۱	حضرت مسعود بن الاسود بن حارثہ العدوی	مہاجر
۱۲	حضرت عبادہ بن قیس بن زید بن امیہ خزرجی	انصاری
۱۳	حضرت سوید بن عمرو العامری	مہاجر
۱۴	حضرت ہویبہ بن بکیر بن عامر الصقی	

شہداء مکہ المکرمہ

۱	حضرت جنیس بن خالد بن ربیعہ (نقش سیرت)	مہاجر
۲	حضرت کرز بن جابر فہری	
۳	حیش بن اشعر بن منذر بن ربیعہ	

شہداء حنین

۱	حضرت امین بن عبید بن زید (ام امین کے بیٹے اسامہ بن زید کے رضائی بھائی)	
۲	حضرت حویرث بن عبداللہ بن خلف غفاری	انصاری
۳	حضرت مرو بن سراقہ	
۴	حضرت سراقہ بن حباب	انصاری
۵	حضرت سراقہ بن حارث بن عدی عجلانی	انصاری
۶	حضرت یزید بن زمعہ بن اسود بن مطلب	مہاجر
۷	حضرت ابو عامر اشعری (نقش سیرت)	مہاجر
۸	ان کے لئے خاص دعا بھی کی گئی۔	
۸	حضرت رقیم بن ثعلبہ (نقش سیرت)	

شہداء الطائف

۱	حضرت حارث بن ہبل بن ابوصعصعہ	انصاری
---	------------------------------	--------

(۱)

جدول غزوات

رقم تسلسل	الاسم الغزوة	مقام الغزوة	تاریخ روانگی	تاریخ واپسی
۱	غزوہ ۶ وڈان یا الابواء	وڈان مکہ المکرمہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلے پر واقع ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ دفن ہیں	شروع صفر ۲ ہجری اگست ۶۲۳ عیسوی	بیس صفر ۲ ہجری اگست ۶۲۳ عیسوی
۲	غزوہ ۶ بواط	بواط مدینہ منورہ سے کوئی ۴۸ میل دور شام کے تجارتی شارع پر واقع ہے۔	ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ عیسوی	ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ عیسوی
۳	غزوہ ۶ سفوان بطلب کرز بن جابر فہری	وادی السفوان مکہ المکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان پنج البحر کے قریب واقع ہے	ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ عیسوی	ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ عیسوی
۴	غزوہ ۶ ذی العشرہ	ذی العشرہ یہ مقام مدینہ منورہ سے ڈھائی سو کیلومیٹر شارع شام کے قریب واقع ہے۔	جمادی الآخرہ ۲ ہجری نومبر ۶۲۳ عیسوی	جمادی الآخرہ ۲ ہجری نومبر ۶۲۳ عیسوی
۵	غزوہ ۶ بدر العظمیٰ	مقام بدر مدینہ منورہ سے ڈیڑھ سو کیلومیٹر مکہ المکرمہ کے جانب بئر بدر یا عین البدر کے مقام پر ہوئی تھی۔	۸/ رمضان ۲ ہجری ۴/ مارچ ۶۲۳ عیسوی	۲۸/ رمضان ۲ ہجری ۲۳/ مارچ ۶۲۳ عیسوی
۶	غزوہ ۶ بنی قنیقاع	یہ غزوہ شریفیہ کے مقام جو باب ثناء کے قریب پیش آیا یہ قبیلہ یہاں آباد تھا جو مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے	۱۵/ شوال ۲ ہجری ۱۰/ اپریل ۶۲۳ عیسوی	۳۰/ شوال ۲ ہجری ۲۵/ اپریل ۶۲۳ عیسوی
۷	غزوہ ۶ سوق	یہ غزوہ مقام عریض مدینہ منورہ کے اندر جبل احد کے دامن میں وادی قناہ میں پیش آیا۔	۵/ ذی الحجہ ۲ ہجری ۲۹/ مئی ۶۲۳ عیسوی	۱۰/ ذی الحجہ ۲ ہجری ۳/ جون ۶۲۳ عیسوی
۸	غزوہ ۶ قرقرۃ الکدر یا غزوہ ۶ قرآرة الکدر	یہ مقام معدن بنی سلیم کا علاقہ ہے یہ مکہ المکرمہ اور عراق کے راستے میں مدینہ منورہ سے ۹۶ میل دور واقع ہے۔	نصف محرم ۲ ہجری جولائی ۶۲۳ عیسوی	آخر محرم ۲ ہجری جولائی ۶۲۳ عیسوی

(۲)

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور

مدینہ سے باہر	قائم مقام فی المدینہ المنورہ	تعداد جیش الاسلامی	کفار کی تعداد	جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	شہداء کی تعداد	کفار کی ہلاکتیں
پندرہ دن مدینہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت سعد بن عبادہ انصاریؓ	ساتھ یا ستر صرف مہاجرین شریک رہے	کفار کی تعداد کا کوئی پتہ نہیں چلا	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
مدت کا تعین نہیں ہوا	حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ	دو سو مجاہدین صرف مہاجرین تھے۔	کفار کی تعداد تقریباً ایک سو تھی	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
مدت کا تعین نہیں ہوا	حضرت زید بن حارثہؓ	کہیں چند صحابہ اور کہیں ستر صحابہ کا ذکر ہے۔	کرز بن فہری کی سرداری میں کفار تھے۔ تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
مدت کا تعین نہیں ہوا	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیؓ	ڈیڑھ سو یا دو سو مجاہدین ہم رکاب تھے۔	تعداد معلوم نہیں ابوسفیان کی سرداری میں کفار تھے	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
انیس یا بیس دن مصروف جہاد مدینہ سے باہر رہے	حضرت ابولبابہ بن عبدالمعزؓ حضرت عثمانؓ کو رقیہ بنت رسول ﷺ کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑا گیا	۳۱۳ جس میں انصار بھی شامل تھے۔	کفار کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ تھی۔	حق و باطل کی پہلی جنگ فیصلہ کن رہی۔	۱۴ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔	کفار کے ستر آدمی مارے گئے۔
پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت ابولبابہ بن عبدالمعزؓ انصاریؓ	جیش اسلامی کی تعداد کا صحیح پتہ نہیں	سات سو یہودی ہمیشہ کے لئے چلا وطن ہوئے۔	باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی۔	ایک مسلمان شہید ہوا۔	ایک یہودی ہلاک ہوا۔
پانچ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت بشیر بن عبدالمعزؓ انصاریؓ	دو سو صحابہؓ ساتھ تھے بد روایت دیگر چالیس صحابہ بھی تھے	کفار دو سو تھے اور ابوسفیان کی سرداری میں آئے تھے	جنگ نہیں ہوئی	دو صحابہؓ کو سوتے میں شہید کیا اور کھیتی کو نقصان پہنچایا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
پندرہ دن مدینہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ بد روایت دیگر حضرت سباع بن عرفط غفاریؓ	دو سو صحابہ کی جماعت ساتھ تھی۔	تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی

(3)

شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست

مدت محاصرہ	معاہدہ	کفار قیدیوں کی تعداد	مسلمان زخمیوں کی تعداد	صاحب علم فی الحرب	مال غنیمت کی تفصیل
محاصرہ نہیں ہوا	بنی ضرہ سے ایک حلیفی معاہدہ ہوا۔	کوئی قید نہیں ہوا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت حمزہؓ کے سپرد کیا گیا۔ علم کا رنگ سفید تھا۔	معاہدہ ہونے کی وجہ سے مال غنیمت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کفار کی تعداد معلوم نہیں	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب سعد بن وقاصؓ کے سپرد کیا گیا علم کا رنگ سفید تھا۔	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی قید نہیں ہوا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب علیؓ بن ابی طالب کے سپرد کیا گیا تھا۔	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	بنی مدلج سے حلیفی معاہدہ ہوا۔	کوئی قید نہیں ہوا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے سپرد کیا گیا۔	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	جوڑھے لکھے تھے وہ مسلمانوں کو پھنسا لکھنا سکھائیں گے	۱۰ قریشی قید ہوئے جن میں حضرت عباسؓ اور عقیلؓ بھی تھے	عمیدہ بن حارثؓ زخمی ہوئے مقام صفراء میں انتقال ہوا۔	مہاجرین کا علم حضرت علیؓ بن ابی طالب انصار کا علم معاذ بن عبادہؓ جزل کمان مصعب بن عمیرؓ	فدیہ چار ہزار مقرر ہوا کافی مال غنیمت ملا۔ حسب قاعدہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔
پندرہ دن سخت محاصرہ رہا	سات سو یہودی ہمیشہ کے لیے جلا وطن ہوئے	کوئی یہودی قید نہیں ہوا	ایک مسلمان زخمی ہوا اور بعد میں انتقال ہو گیا	علم الحرب حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے سپرد کیا گیا۔	سعود زہرہ اور دوسرا مال غنیمت لے کر شہر بدر کر دیا گیا اور باقی مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی قید نہیں ہوا	دو صحابہ زخمی ہو کر شہادت کے درجے پر فائز ہوئے	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کی تفصیل نہیں ملی۔	ستوں کے بہت سے تھیلے پھینک کر کفار ابوسفیان کے ساتھ فرار ہو گئے
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	ایک غلام ہاتھ آیا بعد میں مسلمان ہو گیا اس کو آزاد کر دیا گیا۔	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت علیؓ بن ابی طالب کو دیا گیا تھا۔	پانچ سو اونٹ آئے اور دوسرا مال غنیمت بھی ہاتھ آیا ایک غلام بھی ہاتھ آیا جو بعد میں مسلمان ہو گیا

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۖ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَبَرُوا مَا نَتَيْنَ ۖ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا الْأَقَامِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۖ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (سورة انفال ۶۴ سے ۶۶ آیات)

غزوات کے مختصر حالات:

بنی ضمہ کا قبیلہ شارع شام پر آباد تھا اور یہ مکہ المکرمہ والوں کے لئے بہت اہم تجارتی راستہ تھا بنی ضمہ کا سردار فحشی دوست ہو گئے۔ یہ مکہ والوں کے لئے تجارتی سفر کے لئے اہم مقام تھا جس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ یہ ایک طریقے سے مسلمانوں کا تشریف لے جانا بے مقصد نہیں تھا۔ بلکہ اہل مکہ پر دھاک اور بنی ضمہ سے صلح کے معاملے میں اپنی شرائط منظور کروانے تھے۔

ایک تجارتی قافلہ جو امیہ بن خلف الجمعی کی سربراہی میں شام جا رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا رعب تجارتی راستے کے قریب تھا۔ لڑائی کی نوبت نہیں آئی اس مقام کو نام بواط کہتے ہیں کفار بچ کر نکل گئے بظاہر یہ ہیں۔ اُن کو مسلمانوں سے خوف آنے لگا۔ اس غزوہ میں دو سو مجاہدین صرف مجاہدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اس غزوہ سفوان کو غزوہ بطلب کر ز بن جابر الفہری بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس غزوہ کا مقصد اس کو پکڑنا یا شرح نامی مقام پر حملہ کر کے بہت سے مویشیوں کو بھگا کر اپنے ساتھ لے گیا تھا اور کچھ مالی نقصان بھی پہنچایا جب سفوان تک چلے گئے جو وادی بدر کے قریب ہے۔ جب اُن کو پیچھا کرنے کا پتہ لگا تو وہ بغیر رکے چھپتے چھپتے

ابو سفیان کی نگرانی میں یہ تجارتی قافلہ شارع شام کی طرف جا رہا تھا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ڈیڑھ سو تھے۔ اس تیاری میں خلل ڈالنے کے لئے یہ لشکر روانہ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخبر شارع شام کی جو بیع الحجر کے قریب آ گئے راستے میں بنی ضمہ اور بنی مدلج کو جو پہلے سے حلیف تھے۔ معاہدہ پر سختی سے عمل پیرا

یہ غزوہ دنیا کی تاریخ بدلنے والا غزوہ تھا جس میں اسلام اور کفر ایسی جنگ ہوئی جس نے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا جس نے باپ بیٹے کے رشتہ ختم کر دیئے۔ اہل قریش کے ایک ہزار جنگجو، سامان حرب بھی ایسا مکمل تھا ہتھیار برائے نام ہی تھے۔ بس اللہ رب العزت پر بھروسہ تھا اس لڑائی میں مکہ کے بڑے بہادروں سوراؤں کو گاجر مویلی کی طرح کاٹا گیا۔

اس غزوہ کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک مسلمان خاتون بنی قنیقاع کے بازار میں کچھ سونے کا زیور خریدنے گئی اس کے جانے کے لئے انھی اس کا برقع پھنس گیا اور وہ گر گئی۔ اس کا ستر کھل گیا۔ اس پر یہودیوں نے ہنسی اڑائی۔ اتفاق سے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی وہ فوراً وہاں پہنچے مگر یہودیوں نے بہت گستاخانہ الفاظ کہے اور کہا ہم سے لڑائی کرو گے تو پتہ چلے

ابو سفیان غزوہ بدر کی خفت مٹانے کے لئے دو سو قریشیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ آیا۔ وادی قنہ میں ٹھہرا اور حملہ کر کے کھجور کے باغوں کو آگ لگا دی۔ سوتے میں دو صحابہ کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی سے اپنے سامان کو کم کر دیا۔ یعنی ستو کے بہت سے تھیلے راستے میں پھینک دئے تاکہ سفر آسان ہو جائے۔

قرقرہ الکدر ایک جگہ کا نام ہے جو مقام معدن میں جہاں بنی سلیم کا قبیلہ آباد تھا۔ یہ مقام عراق اور مکہ کے ایک گروہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف شرارتیں کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ اور معلومات حاصل کیں۔ وہ چرواہا بعد میں مسلمان ہو گیا اس کو آزاد کر دیا گیا۔ اس کا نام یہاڑ تھا جس نے بعد میں اسلام

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اور تمہارے سب اہل ایمان کے لئے بس اللہ رب العزت ہی کافی ہے۔ اے نبی مومنوں کو جہاد کا شوق دلاؤ اگر تم میں بیس آدمی صابر ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آ جائیں گے اگر تم میں سو ایسے ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر بھاری ہوں گے کیوں کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے اب اللہ تعالیٰ نے تمہارا بوجھ ہلکا کر دیا اسی کو معلوم ہے کہ تم ابھی کمزور ہیں پس تم میں ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے وہ دوسو پر غالب رہیں گے اگر تم ایک ہزار ہو گئے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

بن عمرو ضمری بغیر قتال کے صلح پر آمادہ ہو گیا۔ یہ صلح جنگ سے زیادہ بہتر نتائج کے حامل رہی بنو ضمرہ مسلمانوں کے کی بہت بڑی فتح ہوئی ایک بہت ہی بڑے خطرہ کا سد باب ہو گیا۔ اس غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مقام ابواء سے کچھ آگے ہے۔ جہاں پر حضرت آمنہ ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔

ان پر ڈالنے کے لئے یہ لشکر مدینہ منورہ سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر جہنیہ نامی ایک پہاڑی مقام پر رکا جو شام کے ناکامی ظاہر ہوتی ہے مگر ان پر ایک قسم کا خوف طاری ہونے لگا اور یہ سمجھنے لگے کہ مسلمان طاقت ور ہوتے چلے جا رہے جہاں سے بھی گزرتے راستے کے قبائل پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھتی جا رہی تھی۔ وہ اب مسلمانوں کو دیکھ کر مرعوب ہو جاتے تھے۔

تھا اور اُس کی سرکوبی کرنا تھا۔ کرز بن جابر فہری رات کے وقت مدینہ منورہ کی وادی العقیق سے سرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک لشکر تیار کیا اس کا پیچھا کرتے ہوئے کہیں دور نکل گیا اب آہستہ آہستہ کفار کو مد مقابل لڑنے کی ہمت نہیں رہی۔

مجاہدین کے ساتھ اس قافلے کو روکنے نکل پڑے کیوں کہ اہل قریش مسلمانوں کے خلاف ایک بڑی جنگ کی تیاری کر رہے طرف پھیلا دیے تاکہ ان پر کڑی نگرانی رکھی جائے اور اپنا سفر بھی جاری رکھا یہاں تک کہ مقام ذی العشرہ پہنچے پر زور دیا اور کہا شارع شام کی خبریں مدینہ منورہ میں تازہ بہ تازہ پہنچائی جائیں۔ اس میں کوئی کوتاہی نہ رہے۔

دیا مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرا تھی اور سامان حرب بھی خاطر خواہ نہیں تھا یہ حق و باطل کی ایسی لڑائی کہ ہر سپاہی پورے کا پورا لوہے میں غرق پھر ان کو اپنے بتوں لات و منات پر بھروسہ تھا۔ اور مسلمانوں کے پاس ابو جہل مارا گیا۔ اور کفار کے ستر آدمی قیدی بنائے گئے یہ پہلی جنگ تھی جس میں انصار نے بھی حصہ لیا۔ الحمد للہ نصرت مسلمانوں کے ساتھ تھی

چہرے پر نقاب تھا۔ یہودیوں نے کہا اپنا چہرہ دیکھاؤ اُس نے انکار کر دیا ان یہودیوں نے اس کے برقع کو ایک کیل میں اٹکا دیا وہ سے ایک مسلمان گذر رہا تھا اس نے آواز سنا تو آیا اُس نے اُس یہودی کو قتل کر دیا سب یہودیوں نے مل کر اس کو قتل کر دیا گا اہل قریش تو لڑنا ہی نہیں جانتے۔ انہوں نے معاہدہ توڑ دیا۔ ان کا محاصرہ کیا گیا۔ آخر میں مدینہ منورہ چھوڑ کر جانے کو تیار ہو گئے۔

یہودی سردار سلام بن مشکم سے ملا اور مسلمانوں کے راز معلوم کئے اور واپس ہوتے ہوئے عریض نامی مقام پر دو سو صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ وہاں پہنچے ابو سفیان رات ہی رات میں بھاگ گیا بھاگتے بھاگتے ڈر و خوف عربی زبان میں ستوکوسویق کہتے ہیں۔ مال غنیمت لے کر صحابہؓ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔

درمیان واقع ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً نوے پچانوے میل کے فاصلہ پر ہے۔ بنی سلیم اور بنی غطفان قرقرہ اکدر پہنچے۔ وہ ان دونوں قبیلے والوں کو پتہ چلا تو وہ فوراً بھاگ گئے یہاں ایک چرواہا ملا اس کو پکڑ لیا کی بہت خدمت کی اور اسلام کے نام پر شہید ہو گیا۔ پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر رہ کر واپس آ گئے۔

(6)

۹	غزوہء بنی غطفان انمار یا ذی امر	یہ مقام ذی امر نجد میں واقع ہے۔ بنی غطفان، بنی ثعلبہ و بنی مخارب نے مل کر مسلمانوں کے خلاف یہ محاذ بنایا تھا۔	۱۲/ربیع الاول/۳ ہجری ۲/ستمبر/۶۲۴ عیسوی	۲۳/ربیع الاول/۳ ہجری ۱۲/ستمبر/۶۲۴ عیسوی
۱۰	غزوہء بحران بنی تسلیم	بحران یہ مقام مدینہ منورہ سے ۶۹ میل دور واقع ہے۔ بنی سلیم یہاں آباد تھے۔	۶/جمادی الاول/۳ ہجری ۲۵/اکتوبر/۶۲۴ عیسوی	۱۶/جمادی الاول/۳ ہجری ۵/نومبر/۶۲۴ عیسوی
۱۱	غزوہء احد	جبل احد کے دامن میں وادی فہاء اور جبل رماۃ کے درمیان جو میدان ہے وہ میدان قتال تھا۔	۶/شوال/۳ ہجری ۲۱/مارچ/۶۲۵ عیسوی	۷/شوال/۳ ہجری ۲۲/مارچ/۶۲۵ عیسوی
۱۲	غزوہء حمراء الاسد	حمراء الاسد نامی مقام پر پڑاؤ ڈالا گیا۔ یہ مکہ المکرمہ کے راستے پر واقع ہے۔	۸/شوال/۳ ہجری ۲۳/مارچ/۶۲۵ عیسوی	۱۳/شوال/۳ ہجری ۲۸/مارچ/۶۲۵ عیسوی
۱۳	غزوہء بنی النضیر	یہ قبیلہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں حراء و اقیم میں آباد تھا۔ بنی نضیر یہودیوں کا بااثر قبیلہ تھا۔	ربیع الاول/۴ ہجری اگست/۶۲۵ عیسوی	ربیع الاول/۴ ہجری اگست/۶۲۵ عیسوی
۱۴	غزوہء بدر الموعود یا بدر الثالث	الصفراء یہ مقام بدر کے قریب ہی واقع ہے جہاں ماہ ذیقعدہ میں ایک تجارتی میلہ لگا کرتا تھا۔	۲۶/شوال/۴ ہجری ۲۱/مارچ/۶۲۶ عیسوی	۱۲/ذیقعدہ/۴ ہجری ۸/اپریل/۶۲۶ عیسوی
۱۵	غزوہء ذات الرقاع	ذات الرقاع یہ مقام سعد و شقراء کے درمیان نجد میں ہے جہاں زمین نوکدار اور پتھریلی ہے۔ رقاع کے معنی کپڑے کی پٹیاں ہیں۔	۱۰/محرم/۵ ہجری ۱۱/جون/۶۲۶ عیسوی	۲۵/محرم/۵ ہجری ۲۶/جون/۶۲۶ عیسوی
۱۶	غزوہء دومتہ الجندل	یہ مقام شام کے صحرائی راستہ پر مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر دور تبوک اور تیما کے قریب واقع ہے۔	۲۵/ربیع الاول/۵ ہجری ۱۲/اگست/۶۲۶ عیسوی	۲۵/ربیع الاول/۵ ہجری ۱۸/ستمبر/۶۲۶ عیسوی
۱۷	غزوہء المریسج یا بنی مصطلق	یہ مقام قدید کے پاس المریسج نامی ایک کنواں تھا بنو مصطلق یہاں آباد تھے۔ جو بنی خزاعہ کی ایک شاخ تھی۔	۲/شعبان/۵ ہجری ۲۷/دسمبر/۶۲۷ عیسوی	۳۰/شعبان/۵ ہجری ۲۴/جنوری/۶۲۷ عیسوی
۱۸	غزوۃ الاحزاب یا خندق	یہ غزوہ مدینہ منورہ کے اندر جبل سلع کے مغرب میں وادی عقیق اور جبل زباب کے درمیان جبل سلع کے دامن میں ہوئی۔	۲۷ یا ۲۸ شوال/۵ ہجری ۲۲ یا ۲۳ مارچ/۶۳۷ عیسوی	ذیقعدہ/۵ ہجری ۱۴/اپریل/۶۳۷ عیسوی

(7)

بارہ دن مدینہ منورہ سے باہر رہے۔	حضرت عثمان بن عفانؓ	چار سو پچاس مجاہدین ساتھ تھے۔	مقابلے کیلئے بنو نضیر بنو حارث آئے تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
دس یا گیارہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ (نابینا تھے)	تین سو صحابہ کرامؓ ساتھ تھے۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں۔	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
صرف ایک دن مدینہ منورہ سے باہر رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	صحابہ کرامؓ کی تعداد سات سو تھی	کفار تین ہزار اور ان کے ساتھ عورتیں بھی تھیں	بڑی گھمسان کی جنگ ہوئی۔	ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔	تیس کفار ہلاک ہوئے۔
چھ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	صحابہ کرامؓ کی وہی تعداد تھی جو غزوہ احد میں تھی۔	کفار تین ہزار کی تعداد مکہ کی طرف بھاگ رہی تھی	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	جیش اسلامی کی تعداد کا صحیح نہیں معلوم۔	یہودیوں کی تعداد بھی معلوم نہیں۔	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
سولہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ	پندرہ سو فدائیان اسلام ساتھ تھے۔	کفار کی تعداد دو ہزار اور ابو سفیان ابونضیر مرثدہؓ ان سے مل گئے۔	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عثمان بن عفانؓ بہ روایت دیگر حضرت ابوذر غفاریؓ	چار سو یا سات سو صحابہؓ کی جماعت تھی۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
چوبیس دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ بہ روایت دیگر حضرت سباع بن عرفط غفاریؓ	ماشاء اللہ ایک ہزار صحابہؓ کی جمعیت ساتھ تھی۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
ستائیس دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت زید بن حارثہؓ بہ روایت دیگر حضرت ابوذر غفاریؓ	مختصر لشکر تھا کہیں المناقین عبداللہ بن ابی بھی ساتھ تھا۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں	جنگ ہوئی	ہشام بن صبانہ البلیؓ ایک مسلمان کے ہاتھ تلوار سے قتل ہوئے	دس کفار ہلاک ہوئے۔
چوبیس دن مدینہ منورہ کے اندر ہی مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	تین ہزار صحابہ کرامؓ کا لشکر تھا۔	کفار کی تعداد دس ہزار یا بارہ ہزار تھی۔	جنگ فیصلہ کن ہوئی۔	چھ مسلمان شہید ہوئے جن میں سعد بن معاذؓ تھے	دس کفار ہلاک ہوئے۔

(8)

محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	ایک شخص جس نے رسول اللہ ﷺ پر تلوار اٹھائی بعد میں مسلمان ہو گیا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	رسول اللہ ﷺ زخمی ہوئے اور دوسرے صحابہ بھی ہوئے ہیں	اوس کا علم اسید بن خضیر خزرج کا علم خیاب بن منذر اسعد بن عبادہ دیا گیا قریش کا علم مصعب بن عمیر کو دیا۔	مال غنیمت بہت ہاتھ آیا مگر مسلمانوں کا جانی نقصان بہت ہوا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب ابوبکر الصديقؓ کو دیا گیا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو۔	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
پندرہ دن سخت محاصرہ رہا یہودی چلا اٹھے	مدینہ منورہ سے جلا وطن ہونے پر راضی ہوئے	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت علیؓ کے سپرد	پچاس زرہ، پچاس خود تین سو چالیس تلواریں گھر اور زمینیں
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت علیؓ بن ابی طالب کے سپرد کیا گیا۔	مال غنیمت نہیں ملا مگر سوق الصفاء میں مسلمانوں کو تجارت میں سو فیصد فائدہ ہوا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	ایک قیدی پکڑا گیا بعد میں مسلمان ہو گیا آزاد کر دیا گیا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	معاہدہ ہوا	چھ سو قیدی جس میں عورتیں بچے بھی شامل تھے	زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی۔	علم الحرب ابوبکر الصديقؓ اور سعد بن عبادہ کو دیئے گئے۔	دو ہزار اونٹ پانچ ہزار بکریاں غلام باندیاں بھی بہت سی ہاتھ آئیں۔
چوبیس دن مسلمانوں کا محاصرہ رہا بعض روایتوں میں ایک ماہ بھی ہے	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	ایک مسلمان زخمی ہوا۔	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کی کوئی تفصیل نہیں ملی مگر کفار اور یہود بھاگتے وقت کافی مال چھوڑ کر بھاگے۔

(۹)

نجد کے مقام ذی امر میں بنو ثعلبہ اور بنو محارب کی ایک جماعت نے تمام اطراف سے مدینہ منورہ کو گھیر لینے کا قصد ایک واقعہ پیش آیا بارش کی وجہ سے کپڑے بھیگ گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے اتار کر ایک درخت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بچا سکتا ہے اس پر اسے ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ گر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار اٹھائی اس کے سر پر رکھ کر بحران یہ مقام مدینہ منورہ سے ۶۹ میل کے فاصلہ پر ہے بنی سلیم ایک لشکر کی تیاری کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبر پہنچی وہ فوراً ہی فرار ہو گئے۔ مسلمانوں کا لشکر بحران پہنچا یہاں پر کوئی نہیں تھا۔ مسلمانوں نے منجر چاروں آگیا۔ بدو ایسی کوششیں کرتے رہے مگر فوراً ہی مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچ جاتا تو وہ ڈر کر بھاگ جاتے ان کو پتہ چلا کہ ابوسفیان اپنی ذلت و خفت جو بدر میں اٹھائی تھی اس کو مٹانے کے لئے تین ہزار کا ایک عظیم لشکر جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھا اور کردی اور ایک ہزار کا لشکر تیار کیا مگر منافقین نے اپنے تین سو افراد کو عین میدان جنگ سے علیحدہ کر لیا۔ اب صرف سات کی پہلاڑی چھڑکی اس طرف سے خلد بن ولیدؓ نے جو سخت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے مسلمانوں پر چڑھائی کر دی جس کی وجہ سے ستر صحابہؓ شہید ہوئے اور رسول یہ لڑائی غزوہ احد کی آخری کڑی تھی۔ ابوسفیان کو واپس بھاگتے بھاگتے خیال آیا کہ مدینہ منورہ پر چڑھائی کریں وہ پلٹنا حملہ نہ کر دیں۔ حضرت علیؓ کے ساتھ ایک دستہ روانہ کر دیا پھر آپ ﷺ بھی چل پڑے اور مقام حرا الاسد تک آگئے مگر واپس مدینہ منورہ آگئے۔ یہ مہم غیر ضروری نہیں تھی بلکہ کفار کا پیچھا کرنا ان پر ایک اور ذہنی دباؤ ڈالنا بنو نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا مدینہ منورہ سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر حرہ واہم میں آباد تھا۔ دینت کے تعلق سے کسی مسئلہ کے حل کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے۔ اور مدینہ منورہ آگئے۔ صحابہ کرامؓ آپ کو تلاش کرتے ہوئے مدینہ منورہ تک پہنچ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا فوراً دس دن کے اندر مدینہ منورہ سے نکل جائیں عبداللہ بن ابی ریحس المنافقین نے ابوسفیان نے غزوہ احد سے واپس ہوتے ہوئے کہا تھا ہمارا تمہارا مقابلہ آئندہ سال بدر کے مقام پر ہوگا۔ مسلمانوں نے اس لاکھ کو قبول کر لیا جب رکھا جائے۔ اُس قریشی نے اہل مکہ کی تیاریوں کا ذکر کرنے لگا تا کہ مسلمانوں پر رعب ڈالا جائے مگر اس کی باتوں کا کوئی اثر سامان تجارت بھی ساتھ لیکر نکل پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا وہاں تجارت بھی کریں گے ابوسفیان مراۃ نظر ان رقاہ کے معنی کپڑے کی پٹیاں ہیں اس مقام پر بہت نوکدار پتھر ہیں جس سے پیروں میں زخم ہو جاتے ہیں لوگ یہاں سے پٹیاں باندھ کر سفر کرتے تھے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کا حکم دیا اور چل پڑے چار دن کی مسافت پر یہ مقام ہے راستے سے ہی اپنے منجر دن تک یہاں قیام رہا جب دشمنوں کے کوئی آثار نظر نہیں آئے تب مدینہ منورہ واپس آگئے۔ ان دشمنوں پر یہ مقام مدینہ منورہ سے کافی فاصلہ پر ہے۔ اکثر مسلمانوں کے قافلوں پر وہ سختی کیا کرتے تھے۔ اکیدر بن عبدالمالک ان کا سردار جو نصرانی تھا بس چند اونٹ والے تھے ان سے پوچھ گچھ کی گئی ان میں ایک شخص مسلمان ہو گیا۔ اسلام لانے کے بعد اس کو آزاد کر دیا گیا میں مسلمان کبھی داخل نہیں ہوئے تھے۔ اس مہم کی وجہ سے ان کے ذہنوں میں اب یہ بات آگئی کہ مسلمان ہمارے قلعوں اور محلوں پر یہ مقام مکہ المکرمہ مدینہ منورہ کے درمیان ہے یہاں پر کچھ قبائل جمع ہو کر مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کر رہے تھے۔ یہ خبر رسول منین میں حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ بھی ہمراہ تھیں۔ مسلمانوں کی آمد کا سن کر یہ قبائل بھاگ گئے۔ مگر ایک مقامی قبیلہ بنو مصطلق مصطلق کے سردار کی بیٹی تھی وہ امہات المؤمنین میں داخل کر دی گئی۔ اس غزوہ سے واپسی پر واقعہ اٹک بھی پیش آیا۔ منافقین کی منافقت اس غزوہ میں سارے کے سارے عرب قبائل اور یہودی نے مل کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کر دی مسلمانوں نے جبل سلع کے شرق میں اپنے منورے بنائے پریشان ہوئے کیوں کہ یہ دفاع کا نیا طریقہ تھا۔ اہل مکہ کا سردار ابن حرب ابوسفیان بھی حیران تھا۔ اس خندق کو پار کرنے کی بہت کوشش اڑ گئے۔ اور ابوسفیان اور اس کے حلیف ایسے بھاگے کہ پھر کبھی مدینہ منورہ کا رخ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہم مشرکین سے

کیا تھا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی چار سو پچاس صحابہؓ کی جماعت کو لے کر ذی امر روانہ ہوئے وہاں شاخ پر ڈال دئے۔ ایک کافر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار اٹھالی اور پوچھا اب آپؐ کو کون بچا سکتا ہے پوچھا بتم کو کون بچا سکتا ہے اس بدو نے کہا کوئی نہیں سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مسلمان ہو گیا اس کو آزاد کر دیا کوئی قتال کی نوبت نہیں آئی۔

اس خطرہ کا سدباب کرنے کے لئے تین سو صحابہؓ کی جماعت لے کر بحران روانہ ہوئے بنی سلیم مسلمانوں کے آمد کی طرف دوڑائے کوئی خبر نہیں ملی کسی کا پتہ نہیں چلا اس طرح بغیر قتال کے یہ لشکر دس یا گیارہ دن رہنے کے بعد واپس کہ مسلمان ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ان کو زیر کرنا آسان کام نہیں ہے۔ فوری جوابی کارروائی سے لوٹ مار کے حملے کچھ کم ہونے لگے

ان کی عورتیں بھی لشکر کی ہمت بڑھانے کے لئے ساتھ تھیں۔ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ مسلمانوں نے بھی تیاری شروع سو مسلمان رہ گئے۔ جبل احد کے دامن میں وادی قنہ میں آنا سامنا ہوا مسلمان جنگ جیت چکے تھے تیر اندازوں نے جبل رماۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور کافی زخمی ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

چاہتا تھا مگر صفوان بن امیہ نے زبردستی روک دیا۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہیں ابوسفیان واپس آ کر ابوسفیان کی کوئی خبر نہیں ملی تین دن یہاں قیام کیا اپنے مخبروں کو اطراف روانہ کیا جب ہر طرف سے اطمینان ہو گیا۔ تو مقصد تھا۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات آگئی کہ مسلمان ہر طرح سے باخبر اور ہر ممکن خطرے کا دفاع کرنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہؓ کے ساتھ ان کے پاس گئے انہوں نے بیٹھایا مگر ان کی نیت اچھی نہیں تھی بات چیت کے درمیان مسجد النبوی الشریف میں بیٹھے ہوئے تھے تو صحابہؓ سے فرمایا بنو نضیر کے سردار دیوار سے ایک وزنی پتھر پھینک کر نعوذ بنی نضیر والوں کو کہا تم اپنی جگہ ڈٹ جاؤ ہم تمہاری مدد کریں گے مگر کوئی مدد کو نہیں آیا اور ان کو مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے جانا پڑا۔

ایک سال ہو گیا ابوسفیان نے کچھ تیاری نہیں کی ایک قریشی کو مدینہ منورہ بھیجا تاکہ مسلمانوں کو خوفزدہ کر کے مقابلے سے باز نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ پر نکلنے کا اعلان کر دیا۔ پندرہ سو صحابہؓ رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ تک آیا کئی بہانے بنائے اور واپس چلا گیا۔ الحمد للہ مسلمانوں کو تجارت میں سو فیصد فائدہ ہوا مقام صفراء میں تجارتی میلہ ہر سال اسی ماہ میں لگا کرتا تھا

مقام نجد سعد و شقراء کے درمیان ہے کسی قافلے والے نے بتایا قبیلہ انمار اور بنو ثعلب مسلمانوں سے جنگ کے لئے جمع ہو رہے ہیں روانہ کر دیئے مگر کسی کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا دشمن کو جیسے ہی پتہ چلا وہ پہاڑوں کے اوپر جا کر چھپ گئے۔ پندرہ سخت نظر رکھنے اور فوراً ان مقامات پر پہنچنے سے ان بدو قبائل پر بہت اثر پڑا وہ مسلمانوں کی طاقت کا لوہا مان گئے۔

اور ہر قل کا باجگزار تھا تیرہ چودہ دن کی مسافت طے کر کے مسلمان وہاں پہنچے کوئی مقابلہ پر نہیں نکلا بلکہ بھاگ گئے اس طرح اس غزوہ میں چوبیس دن صرف ہوئے۔ اس غزوہ سے پہلے کبھی عیسائیوں سے کوئی مقابلہ یا ان کی حدود پر دستک دے رہے ہیں۔ خوف کے بادل ان کے دلوں پر آہستہ آہستہ چھانے لگے۔ مسلمانوں کا زعب و دبہ دیکھ کر مقابلے کی ہمت ختم ہوتی جا رہی تھی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی اور تیاری کا حکم دے دیا۔ اس غزوہ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بھی ساتھ تھا۔ اور امہات المؤمنات سے مقابلہ ہوا وہ صلح پر راضی ہو گئے۔ اس غزوہ میں مال غنیمت بہت آیا قیدی بھی بہت آئے جن میں حضرت جویریہؓ بنو بھی کھل کر سامنے آگئی جس کی وجہ سے اہل قریش اور انصار میں بدگمانی ہوئی اور کئی احکامات بھی نافذ ہوئے۔

اور دفاع کا ایک نیا طریقہ بھی استعمال کیا وہ خندق جو کبھی عربوں نے نہ دیکھی نہ سنی تھی۔ جب انہوں نے خندق کو دیکھا بہت حیران کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ نعیم بن مسعودؓ کی سیاسی چال نے بھی مسلمانوں کو کامیابی تک پہنچایا۔ ایک رات ایسی سخت آندھی آئی سارے خیمے لڑنے کے لئے جائیں گے۔ وہ کبھی ادھر کا رخ بھی نہیں کریں گے اس غزوہ سے سارے عربوں اور یہودیوں پر یہ ظاہر ہو گیا اس قوت کو دبانامکن نہیں۔

(۷۷)

۱۹	غزوہ بنی القریظہ	یہ غزوہ قبیلہ بنی قریظہ جہاں آباد تھا اسی مقام پر ہوا یہ مدینہ منورہ سے ڈھائی تین کلومیٹر جنوب مشرق منطقہ قباء سے قریب واقع ہے	ذیقعدہ ۵ ہجری اپریل ۶۲۷ عیسوی	ذی الحجہ ۵ ہجری اپریل ۶۲۷ عیسوی
۲۰	غزوہ بنی الحیان	الحیان یہ ایک قبیلہ کا نام ہے الرزح نامی مقام پر آباد تھے اور یہ مدینہ منورہ اور مکہ کے درمیان ایک وادی ہے جہاں وقوع پذیر ہوا۔	۲۹ صفر ۶ ہجری ۲۰ جولائی ۶۲۷ عیسوی	۱۳ ربیع الاول ۶ ہجری ۲ اگست ۶۲۷ عیسوی
۲۱	غزوہ غابہ غزوہ ڈی قرد	غابہ عربی میں جنگل کو کہتے ہیں یہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں کوئی پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔	۱۶ ربیع الاول ۶ ہجری ۵ اگست ۶۲۷ عیسوی	۲۳ ربیع الاول ۶ ہجری ۱۳ اگست ۶۲۷ عیسوی
۲۲	غزوہ حدیبیہ صلح حدیبیہ	حدیبیہ جدہ و مکہ کے درمیان مکہ سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور یہ جدہ والوں کی میقات ہے آج کل ٹیمپی کہلاتا ہے	۲ خرمشال ۶ ہجری مارچ ۶۲۸ عیسوی	آخر ذیقعدہ ۶ ہجری اپریل ۶۲۸ عیسوی
۲۳	غزوہ خیبر وادی القری	خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً دو سو بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور راستہ قدیم شارع شام بھی کہلاتا ہے اس کے آگے تینا اور تبوک ہے۔	آخر محرم ۷ ہجری مئی ۶۲۸ عیسوی	ربیع الاول ۷ ہجری جولائی ۶۲۸ عیسوی
۲۴	غزوہ فتح مکہ المکرمہ	مکہ المکرمہ مدینہ منورہ سے چار سو پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے کسی زمانہ میں یہ پیدل کار راستہ چھ یا سات دن کا ہوتا تھا۔	۱۰ رمضان ۸ ہجری ۲ جنوری ۶۳۰ عیسوی	۲۰ رمضان ۸ ہجری ۱۲ جنوری ۶۳۰ عیسوی
۲۵	غزوہ حنین غزوہ ہواذن	وادی الحنین مکہ المکرمہ سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہ جبل اوطاس کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے	۶ شوال ۸ ہجری ۲۴ جنوری ۶۳۰ عیسوی	۱۱ شوال ۸ ہجری یکم فروری ۶۳۰ عیسوی
۲۶	غزوہ طائف	طائف مدینہ منورہ سے پانچ سو بیس کلومیٹر اور مکہ مکرمہ سے اسی کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے جو سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ کی اونچائی پر واقع ہے	۱۳ شوال ۸ ہجری ۳ فروری ۶۳۰ عیسوی	یکم ذیقعدہ ۸ ہجری ۲۰ فروری ۶۳۰ عیسوی
۲۷	غزوہ تبوک غزوہ عسرت	مقام تبوک مدینہ منورہ سے سات سو کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ اسلام سے قبل یہ مقام کوئی مشہور نہیں تھا۔	آخر رجب ۹ ہجری آخر اکتوبر ۶۳۰ عیسوی	اوائل رمضان ۹ ہجری اوائل دسمبر ۶۳۰ عیسوی

تدوین من هذا الكتب: "رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم" قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری۔ نقش سیرت
نثار احمد "المدینہ بین ماضی والحاضر"۔ ابراہیم بن علی العیاشی۔ سفرنامہ "ارض القرآن" مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
"الرحیق المختوم" مولانا صفی الرحمن مبارک پوری۔ "جہاں دیدہ" جسٹس تقی عثمانی "پچاس صحابہ" طالب الہاشمی

(۱۱)

چھ سو یا سات سو یہودی قتل کردیئے گئے	ایک مسلمان غلام بن سویڈ پرچی کا پاٹ زال کر شہید کر دیا	جنگ نہیں ہوئی	چھ سو یا سات سو یہودی تھے۔	تین ہزار مجاہدان اسلام تھے	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ	چھ سو یا سات سو یہودی تھے۔
دو کا فر ہلاک ہوئے۔	کوئی شہید نہیں ہوا	جنگ نہیں ہوئی	بنو ہزیل کی شاخ بنی الحیان مقابلے کیلئے آئے تعداد معلوم نہیں	دو سو جاٹار مجاہدین ساتھ تھے۔	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (ناپینا تھے)	چودہ دن مدینہ منورہ سے باہر جہاد میں مصروف رہے
کفار کی ہلاکتیں ہوئی ہیں تعداد معلوم نہیں	چار صحابہؓ شہید ہوئے ابوذرؓ کے بیٹے بھی شہید ہوئے	رات چوروں کی طرح حملہ کیا اور اونٹ لیکر بھاگے	کفار کی تعداد چالیس تھی۔	پانچ سو یا سات سو صحابہ کی فوج تھی۔	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ	آٹھ دن مدینہ منورہ سے باہر مصرف جہاد رہے
کوئی ہلاک نہیں ہوا	کوئی شہید نہیں ہوا	جنگ نہیں ہوئی	صلح نامہ لکھوانے اہل مکہ آئے تعداد معلوم نہیں	چودہ سو صحابہ کرامؓ عمرہ کی نیت سے گئے تھے۔	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (ناپینا تھے) بہ روایت دیگر حضرت ابوہریرہؓ غفاریؓ	ایک ماہ سے زیادہ مدینہ منورہ سے باہر رہے
۹۳ یہودی مارے گئے۔	۱۹ صحابہؓ شہید ہوئے بعض روٹوں میں اس سے بھی زیادہ ہیں	جنگ ہوئی اور کئی قلعہ فتح ہوئے۔	دس ہزار یہودی مقابلے کیلئے آئے	چودہ سو یا سولہ سو جاٹاروں کی فوج تھی۔	حضرت سباع بن عرفطہ انصاریؓ	ذیڑھ یا دو ماہ تک اس مہم میں مدینہ منورہ سے باہر رہے۔
۲۸ یا ۳۲ کفار مارے گئے۔	چار صحابہؓ شہید ہوئے۔	جہڑپیں ہوئی ہیں۔	چند اہل مکہ مقابلے کیلئے آئے تعداد معلوم نہیں	دس ہزار بعض کہتے ہیں بارہ ہزار جاٹار ساتھ تھے۔	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (ناپینا تھے) بہ روایت دیگر حضرت ابوہریرہؓ غفاریؓ	ایک یا تین دن مدینہ سے باہر رہے۔ میں مدینہ مصرف جہاد رہے
کفار کی ہلاکتیں ستر بتائی جاتی ہیں	پانچ صحابہؓ شہید ہوئے۔	جنگ ہوئی۔	بنو ثقیف و بنو ہوازن وغیرہ تعداد معلوم نہیں	بارہ ہزار کا لشکر جرار ساتھ تھا۔	مکہ المکرمہ میں حضرت عتاب ابن اسیدامویؓ	پانچ دن مکہ مکرمہ سے باہر مصروف جہاد رہے۔
کفار کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔	بارہ صحابہؓ شہید ہوئے۔	جنگ ہوئی۔	بنو ثقیف و بنو ہوازن وغیرہ تعداد معلوم نہیں	ایک ہزار فوج حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ روانہ کئے۔	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (ناپینا تھے) بہ روایت دیگر حضرت ابوہریرہؓ غفاریؓ	سترہ دن مکہ مکرمہ سے باہر مصروف جہاد رہے
ایک عیسائی حسان مارا گیا۔	کوئی شہید نہیں ہوا	جنگ نہیں ہوئی جہڑپیں ہوئیں۔	ہرقل کو مقابلے کی ہمت نہیں ہوئی	تیس ہزار فوج اور س ہزار گھوڑے۔	حضرت محمد بن مسلمہؓ حضرت سباع بن عرفطہؓ اور حضرت علیؓ کو اور امور اہلبیت کیلئے روکے رکھا	ذیڑھ ماہ مدینہ منورہ سے باہر مصروف فتوحات رہے

سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ”شاہ مصباح الدین شکیل“، ”حیۃ الصحابہ“، رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ
”سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“، علامہ شبلی نعمانیؒ علامہ سید سلیمان ندویؒ، ”ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم“، سید فضل الرحمن ابن
مولانا سید زوار حسینؒ (میرے شیخ طریقت)۔ مستفید من نشست پیغام قرآن انجینئر سید احتشام حسین صاحب امیر التحریک فہم الاسلام۔

تاریخ

محاصرہ پندرہ دن بہت سخت رہا	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ	عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا گیا پھر مال غنیمت میں تبدیل ہوئے بعد میں انتقال ہو گیا	ایک مسلمان خلد علم الفتح حضرت علی بن ابی طالب کو دیا گیا۔	تین سوزر ہیں پندرہ سوتواریں دو ہزار نیزے اور شراب کے کئی میٹکے اور عورتیں اور بچے بھی ساتھ تھے
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ	کوئی قید کا تذکرہ نہیں ملا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ	کوئی قید کا تذکرہ نہیں ملا	زخمی ہوئے مگر وہ اٹھا کر ساتھ لے گئے۔	مال غنیمت میں تیس نیزے تیس چادریں ہاتھ آئیں۔
محاصرہ نہیں ہوا	صلح نامہ ہوا قرآن میں اس صلح نامہ کو فتح میں سے تعبیر کیا ہے	ایک صحابی مکہ سے بھاگ کر آئے مگر معاہدہ روح انہیں واپس کر دیا گیا	کوئی زخمی نہیں ہوا	مال غنیمت نہیں ملا کیوں کہ جنگ یا جھڑپ نہیں ہوئی
کئی قلعوں کے محاصرے ہوئے	معاہدے اور صلح بھی کئی قبائل سے اور یہودیوں سے بھی ہوئے	قیدی کافی پکڑے گئے حضرت صفیہ بھی قید ہو کر آئی تھیں پھر ام المومنین ہوئیں	زخمی دونوں طرف سے ہوئے	مال غنیمت بہت ملازیمینات کی شکل میں جنس کی شکل میں اور انسانی شکل میں بھی۔
محاصرہ نہیں ہوا	فتح مکہ کے بعد کسی معاہدہ اور صلح کا وقت ختم ہو گیا۔	سارے اہل مکہ کو اس دے دی گئی	زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی	مال غنیمت نہیں ملا کیوں کہ عام معافی کا اعلان ہو گیا تھا۔
محاصرہ نہیں ہوا	معاہدے اور صلح کی نوبت ختم ہو گئی بس اسلام ہی مقدر ہو چکا	چھ ہزار قیدی پکڑے گئے	زخمیوں کی تعداد کا تعین نہیں ہوا	اونٹ چوبیس ہزار چالیس ہزار بکریاں چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار غلام قیدی بن کر آئے
محاصرہ ۱۸ دن رہا بعض روایتوں میں زیادہ بھی لکھا ہے	معاہدہ کی صلح کی تفصیل نہیں ملی صلح بھی ہوئی	قیدیوں کی کوئی تفصیل نہیں ملی	زخمیوں کا پتہ نہیں کتنے تھے	مال غنیمت جعرانہ میں جمع کیا گیا پھر یہاں پر ہی تقسیم عمل میں آئی
محاصرہ بھی ہوئے	معاہدہ بھی ہوئے صلح کے دو واقعات ہوئے	اکیدر قید کر لیا گیا۔	زخمیوں کا پتہ نہیں کتنے تھے	دو ہزار اونٹ آٹھ سو دیگر جانور چار سوزرائیں۔ چار سو نیزے یہ مال غنیمت ہاتھ آیا۔
<p>کافی زمانہ سے میری یہ کوشش تھی کہ ایک ہی نظر میں غزوات کی تاریخ پڑھ لی جائے اس لئے اس تاریخ کو جدول کی شکل میں دے دیا ہے۔ تفصیل تو کتابوں میں مل جائے گی میں نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے کہ شہداء کے صحیح ترین نام لکھوں اور واقعات کی مختصر تاریخ قلمبند کروں اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ اللہ رب العزت میری کوتاہیوں کو معاف کرے اور میری اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ سید قذیر ابو محمد الطیبی</p>				

(۱۶)

غزوہ خندق کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار اتارے ہی تھے کہ اللہ رب العزت کا حکم آیا بنو قریظہ کی سرکوبی کریں چل پڑے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم سب بہت تھکے ہوئے اور زخمی بھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام کے بعد وہاں پہنچے مگر عصر کی نماز وہاں ادا کی۔ بنو قریظہ نے خود ہی معاہدہ توڑ دیا اس لئے اللہ کا حکم آیا وہ لوگ قلعے میں بند ہو گئے سب جنگ یہ ہوئی کہ غفل اور قادیہ سے چند لوگ آئے انہوں نے کہا ہم مسلمان ہو گئے ہیں ہم کو دین سکھانے کے لئے کچھ صحابہ کو ہمارے ان صحابہ میں سے سات کو گھیر کر قتل کر دیا۔ اور تین کو کسی اور مقام پر شہید کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر مدینہ پہنچی تو مسلمانوں کے لئے شدید پرآباد تھے۔ جب بنی الحیان کو پتہ چلا وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کچھ وقت گزارا غابہ یہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں کوئی پندرہ میل کے فاصلے پر ایک جنگل ہے۔ وہاں اکثر جانوروں کو چرایا جاتا تھا۔ اب چرایا کرتے تھے۔ بنو غطفان کے چالیس سواروں نے حملہ کر دیا اور حضرت ذرّ کو شہید کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے جا رہے تھے۔ سلمہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی وہ ایک جماعت کے ساتھ جائے وقوع پر آئے بنو غطفان کے آدمی بھاگ چکے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو جانثاروں کے ساتھ عمرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مقام حدیبیہ نامی کنواں کے پاس قیام اہل قریش نے عمرہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر مکہ روانہ کیا انواہ یہ پھیلائی گئی کہ ان کو قتل کر دیا لکھا گیا جس کے شرائط مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ تھے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر سب راضی ہو گئے۔ وحی کے ذریعہ خیبر مدینہ منورہ کے شمال میں دو سو بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ یہودیوں کا سب سے بڑا گڑھ تھا جس میں گیارہ قلعہ حضرت علیؓ نے فتح کیا۔ تی بن اخطب یہودیوں کا سردار تھا اس کی بیٹی حضرت صفیہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کے زمانہ میں ان کے ہاتھوں سے نکل گیا کیونکہ ان کی چال بازی دھوکا دہی وغیرہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے ان کو یہاں سے نکال باہر ۲/رمضان ۸ ہجری فتح مکہ المکرمہ تاریخ اسلام کا اہم ترین باب ہے۔ اس فتح سے اسلام مکمل ہو گیا بیت اللہ کے تین سو جاری ہو گیا اسلام کو ساری دنیا کے مذاہب پر فوقیت حاصل ہو گئی کفار کا مکہ میں رہنا ممنوع ہو گیا اور ہمت و قوت نہیں رہی۔ اب لوگ اسلام میں جوق در جوق داخل ہونا شروع ہو گئے اسلام قبول کئے بغیر عربوں کو مکہ المکرمہ کی فتح سے بنی بکر بنی ثقیف اور ان کی بڑی بڑی شاخیں پریشان ہو گئیں اور سوچنے لگے تمام قبائل متحد ہو کر اس طوفان کو روکنے کی کوشش کرتے رہے اسی کے نتیجے میں مسلمان وادی حنین پر حملہ کرنے پر مجبور ہوئے۔ کچھ ہزیمت اٹھانی پڑی صرف یہ وجہ تھی اپنی تعداد پر بھروسہ ہو گیا۔ اللہ پر کم ہو گیا۔ بس اللہ تعالیٰ نے کایا وادی حنین کی فتح کے بعد اسلام کے سیلاب کا رخ طائف کے جنگ جوؤں کی طرف ہوا اور ان کا محاصرہ کر لیا اور محاصرہ بہت سخت تھا۔ ۱۸ دن تک اس محاصرہ دی ایک لومڑی اپنی بھٹ میں گھس گئی اگر اس کو پکڑنے کی کوشش کی جائے تو ایک نہ ایک دن پکڑی جائے گی اور اگر اس کر دیئے اور واپس مکہ المکرمہ چلے گئے۔ دوسرے سال بنی ثقیف اور دوسرے سب قبائل نے ایک ایک کر کے اسلام قبول کر لیا غزوہ تبوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری غزوہ تھا بہت ہی سخت گرمی کا موسم معاشی پریشانی سے دوری باعث یہ ہم غزوہ عمرت کہلاتی ہے جنگ موتہ بنی جبہ سے قیصر کے نوجوں کی سخت شکست فاش ہوئی تھی وہ موقع کی تلاش میں تھے اور مدینہ منورہ میں کے باجگدار تھے اور مذہباً عیسائی تھے۔ غسان کے علاوہ کئی دوسرے قبائل تم جدام سب مل کر حملہ کی تدابیر کر رہے تھے ان خبروں کی تصدیق کے بعد اس سفر کی تیاری کا اعلان کر دیا۔ مسلمانوں کی حالت کوئی اچھی نہیں تھی۔ سامان نے سارا مال بچھا کر دیا حضرت عمرؓ نے آدھا مال پیش کر دیا حضرت عثمانؓ نے بھی بہت مدد کی جسے وہ ہر زمانہ میں کرتے رہے گئے ان کو بھی سخت سزائیں ہوئی۔ پھر اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو معاف کر دیا تو سب خوش ہوئے۔ اس وقت رومیوں سے جنگ نہیں کی دھاک بیٹھ گئی۔ اور جو قبائل نصرانی تھے اور قیصر کے باجگدار تھے اب وہ عربوں کے قریب آ گئے۔

(15)

فوراً منادی کرا دی گئی کہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں ادا کی جائے صحابہ کرامؓ زخمی اور تھکے ہوئے تھے مگر حکم کی تعمیل میں قربان آیا تو کہا یہاں لیٹ جاؤ انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ سب وہاں لیٹ گئے کہتے ہیں بعض صحابہ کرامؓ عشاء محاصرہ سخت ہوا تو وہ لوگ صلح پر آمادہ ہوئے۔ کہنے لگے سعد بن عبادہؓ کو حکم بنانے کی درخواست کی حضرت سعدؓ نے مردوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو غلام بنانے کا فیصلہ دیا ساتھ کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو ان کے ساتھ کر دیا۔ عضل اور قارہ کے لوگوں نے بنی الحیان کے کچھ لوگوں کو بلایا اور غصہ کا باعث بنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی الحیان سے بدلہ لینے کے لئے ایک فوج تیار کی عسفان کے قریب رجب نامی مقام پھر پندرہ دن کے بعد مدینہ منورہ واپس اپنے مقام پر پہنچ گئے۔

بھی وہاں بہت سے باغات ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ چراگاہ تھی ابوذر غفاریؓ کے بیٹے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ اکوعؓ نے دیکھ لیا۔ وہ پکارنے لگے اور ان کے پیچھے دوڑنے لگے۔ اور وہ جانوروں کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دو دن رہے پھر واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

فرمایا جس کو آج کل شمشی کہتے ہیں۔ اہل جدہ کی یہ میقات ہے اور یہ مکہ المکرمہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کو غصہ تھا اور بیعت رضواں لی گئی۔ اور پھر صلح نامہ حدیبیہ اللہ تعالیٰ نے فتح مبین کی خوشخبری دی اور آئندہ سال عمرہ پر آنے کا معاہدہ ہوا اور واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

مشہور قلعہ ہیں خیبر بہت ہی زرخیز حصہ ہے۔ کہتے ہیں حضرت علیؓ اور حضرت محمد ابن مسلمہؓ نے مرحب پہلوان کو قتل کیا خیبر کا مشہور نکاح میں آئی جو ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔ یہ یہودیوں کا آخری مقام بھی حضرت عمرؓ بن خطابؓ کیا وہ عرب کی سرزمین سے ہمیشہ کے لئے دور ہو گئے جسے حدیث ہے جزیرہ عرب میں دو ادیان نہیں رہ سکتے یعنی دین حضرت عمرؓ نے پورا کر دیا۔

ساتھ بت ہمیشہ کے لئے ذلیل و خوار ہوئے۔ شیطان اس دن سے زیادہ کبھی نہیں رویا ہوگا اسلام کا ایک رکن حج مکہ المکرمہ کی فتح کے بعد عربوں کو یقین ہو گیا کہ اب اس اسلامی طاقت کو روکنے کی کسی میں کوئی چارہ نہ رہا اور یہ ہی قریشی دنیا کے کئی ملکوں کو فتح کرنے کے بعد ان پر حاکم بنا دیئے گئے۔ صرف اور صرف اسلام کی وجہ سے

اسلام کے اس طوفان کو کیسے روکیں کیوں کہ یہ سب کو بہا کر اسلام کے سمندر میں داخل کر دے گا۔ کہ اس وادی حنین میں مسلمانوں اور کفار میں بڑی سخت جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں ہی پلٹ دی پھر مسلمان اللہ کی طرف راغب ہوئے اللہ نے شکست کو فتح میں تبدیل کر دیا اور ان قبائل پر مسلمانوں کی بڑی دھاک بیٹھ گئی۔

کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل بن معاویہؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے ایک مثال کو چھوڑ دیا جائے تو وہ کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ ختم کرنے کا اعلان یہ فتح سب عربوں کی فتح ثابت ہوئی اور ان قبائل میں بہت ہی جری اور بہادر نوجوان تھے جو اسلام کو چار چاند لگانے کیلئے ہمیشہ مددگار رہے۔

سخت برا حال پھر سفر بھی بہت طویل اور ایک بہت بڑے ملک سے نکل لینے کا ارادہ مدینہ منورہ سے سات سو کلومیٹر افواہیں اڑ رہی تھیں کہ قیصر بہت بڑی جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ دومتہ الجندل کے اطراف جو بھی قبائل تھے وہ قیصر اور فوجیوں کو ایک سال کی پیشگی تنخواہیں دے دی گئیں۔ تاکہ ان کے حوصلے بلند رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی تیاری کے لئے بہت دولت کی ضرورت تھی ہر ایک نے اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مگر ابوبکر صدیقؓ پھر تیاری مکمل ہوئی اور تبوک کی راہ لی اس وقت منافقین کھل کر سامنے آ گئے وہ جانے سے انکار کر رہے تھے کچھ مسلمان بھی نہیں ہوئی مگر قرب و جوار کے قبائل پر اس سفر کا بہت اثر ہوا اور اکثر قبائل سے معاہدے ہوئے اور قیصر کسری کے ایوانوں میں مسلمانوں اب سب کو پتہ چل گیا کہ اسلام قیصر و کسری کے ملکوں پر دستک دے رہا ہے اس لئے وہ نکلنے سے گریز کرنے لگے۔

